صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 28۔ اگست 2015ء 12 ذیقعد 1436 ہجری 28 ظہور 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 196

جمعہ 28۔ اگست 2015ء

لیڈیز فرسٹ

ایک دفعہ سفر میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ٹھوکر کھا کر گر پڑی۔ آپؐ اور آپؐ کی زوجہ مطہرہ بھی گر گئیں۔ حضرت ابوطلحہؓ فوراً یہ کہتے ہوئے تیزی سے آپ کی طرف لپکے کہ اللہ مجھے آپؐ پر قربان کرے۔ کوئی چوٹ تو نہیں آئی؟ آپؐ نے فوراً فرمایا نہیں نہیں پہلے عورت کی فکر کرنی چاہئے۔ (بخاری کتاب الادب باب قول الرجل جعلنی اللہ فداک)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2015ء کے موقع پر لجنہ سے حضور انور کا خطاب۔ دین میں عورت کا مقام اور ذمہ داریاں

عورت بچے کی اچھی تربیت کر کے اور معاشرے کا بہترین فرد بنا کر اسے جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہے

پردہ حیا کو قائم کرتا ہے، عورت کی زینت اور خوبصورتی اس کا پردہ ہی ہے جس کا ہر احمدی عورت سے اظہار ہونا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 49ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر مورخہ 22/اگست 2015ء کو جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی سے خواتین سے خطاب فرمایا۔ آپ پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 4 بجے لجنہ کے پنڈال میں تشریف لائے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرمہ قرۃ العین صاحبہ نے سورۃ الحشر کی آیات 19 تا 25 کی تلاوت و ترجمہ پیش کیا۔ مکرمہ رمشہ حسن صاحبہ نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا منظوم کلام۔

مولا میرے قدیر میرے کبریا میرے
پیارے میرے حبیب مرے دلربا میرے

ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ اس کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں اعزاز حاصل کرنے والی طالبات میں ایوارڈز کی تقسیم ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طالبات میں ایوارڈز تقسیم فرمائے جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے میڈلز پہنائے۔ ایوارڈز کی تقسیم کے بعد حضور انور نے خواتین سے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل فی زمانہ کسی بھی معاشرے یا ملک میں عورتوں کی عددی لحاظ سے بڑی اہمیت ہے۔ بے شک عورت نے پڑھ لکھ کر اور معاشرے میں اپنے حقوق کی آواز اٹھا کر اپنے طرفدار پیدا کر کے جن میں انسانی حقوق کی تنظیمیں بھی شامل ہیں، اپنا مقام حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن پھر بھی ان سے امتیازی سلوک ترقی یافتہ ممالک میں ہوتا ہے، معاشرے میں عورت کو عام ملازمت کی صورت میں مردوں سے کم معاوضہ ملتا ہے۔ گھروں میں خاوندوں کی سختیوں اور مار پیٹ کا بھی یہاں کی عورت نشانہ بن رہی ہے۔ 60 سے 65 فیصد تک گھر خراب ہوتے اور رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔ پس عورت کی اہمیت آج کل کے حکومتی نظاموں میں مجبوری کی وجہ سے تو ہے لیکن اس کی حقیقی قدر کی وجہ سے نہیں لیکن آنحضرت ﷺ نے جو عورت کی قدر اور مقام قائم فرمایا ہے وہ اس کی تعداد کی زیادتی، کسی دنیاوی حیثیت یا حسن کی وجہ سے قائم نہیں فرمایا بلکہ اس کی ذمہ داریوں اور اس کی قربانیوں کی وجہ سے یہ مقام قائم فرمایا۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی صحابیہ جس کا نام اسماء تھا کی مثال پیش کی جو عورتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی مجلس میں آئی اور محض اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے اور آنحضرت ﷺ کی محبت میں سرشار اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی سوچ رکھتے ہوئے بے دھڑک ہو کر کچھ سوال کرتے ہوئے کہتی ہے اے اللہ کے رسولؐ مردوں کو تو بے شمار ایسے مواقع ملتے ہیں جب ان کی بظاہر ہم پر فضیلت لگ رہی ہوتی ہے۔ وہ بعض جگہوں پر بعض کام کر کے ہمارے سے آگے نکل رہے ہوتے ہیں جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں۔ پھر اس عورت نے بعض کام گنوائے اور پھر کہتی ہیں کہ جب آپ میں سے کوئی حج، عمرے یا جہاد کے لئے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کے اموال اور آپ کی اولاد کی حفاظت کرتی ہیں، ان کے کپڑے بنتی اور ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھتی ہیں۔ پس کیا ہمارا یہ گھروں کی حفاظت کرنا، بچوں کی تربیت کرنا ہمیں ان نیکیاں کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں جتنے ثواب کا مستحق بناتی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اے عورت! اچھی طرح سمجھ لو اور جن کی تو نمائندگی کرنے کے لئے آئی ہے ان کو جا کر بتا دے کہ خاوند کے گھر کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے والی اور اولاد کی تربیت کرنے والی عورت کو وہی ثواب ملے گا جو اس کے خاوند کو دوسری نیکیاں بجالانے اور جہاد کرنے سے ملتا ہے۔ پس یہ ہے وہ مقام جو آنحضرت ﷺ نے عورت کو دلوایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک کم علم عورت ترقی یافتہ ممالک کے معاشرے میں رہتے ہوئے پریشان ہو جاتی یا تو جھینپ کر ایک کونے میں لگ کر بیٹھ جاتی ہے یا پھر آزادی کے نام پر ان جیسا بننے کی کوشش کرتی ہے اور اس طرح دین سے دور ہٹتی ہے۔ نہیں جانتی کہ دین حق عورت کو کیا مقام دیتا ہے، ان کے ہاں آزادی عورت کے حقوق دینے میں نہیں بلکہ عورت کو ننگا کرنے میں ہے۔ لیکن ایک مومنہ عورت جس نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی لونڈی بننے کا عہد کیا ہے، اس عورت کی آزادی بشرطیکہ اس کا خاوند بھی مومن ہو، اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ باوجود اللہ تعالیٰ کی لونڈی کہلانے کے اس کا مقام بہت بلند ہے جس کا یہ مغربی ممالک تصور بھی نہیں کر سکتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عورت کے حقوق کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کرنے پر اس زمانے میں ہمیں حضرت مسیح موعودؑ نے جو ادراک پیدا فرمایا ہے وہ حقیقی دین ہے۔ آپ نے مردوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تمہیں اپنے فرائض کی ادائیگی کی اہمیت جو بیویوں کی تمہارے ذمہ ہے اور جو حقوق ان کے تمہارے ذمہ ہیں، ان کا پتہ ہو اور ان کی ادائیگی کرنے کی صورت میں جو گناہ تم کو ہونا ہے اس کا پتہ ہو تو شاید تم ایک شادی بھی نہ کرو، کجا یہ کہ دو دو تین تین یا چار چار شادیوں کی باتیں کرو۔ بیشک خاص حالات میں دین نے زیادہ سے زیادہ چار تک شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے لیکن شرائط اتنی سخت ہیں کہ ان کو پورا نہ کرنے پر اور اس کا گناہ مرد پر اتنا ہے کہ وہ شاید ایک شادی سے بھی بچے۔ فرمایا کہ عورت کے مقام اور اہمیت کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی اس کو

باقی صفحہ 2 پر

یتیم کی کفالت ایک اہم فرض

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے وقت سے خدمت خلق کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا تھا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب یتامیٰ کی پرورش اور خبرگیری کیلئے اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ یتامیٰ کے کھانے کیلئے ہوسٹل میں آٹا ختم ہو گیا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے فوری طور پر باوجود شدید علالت کے تانگہ منگوایا اور مخیّر دوستوں کو تحریک کر کے آٹا کا بندوبست کیا۔

اس کے بعد خلفاء احمدیت کی ہدایات اور راہنمائی میں یہ نظام چلتا رہا حتیٰ کہ مارچ 1989ء میں صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے باقاعدہ طور پر کفالت یکصد یتامیٰ کے نام سے اس تحریک کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ اس مبارک اور تاریخی موقع پر شکرانہ کے طور پر جماعت احمدیہ ایک سو یتامیٰ کی کفالت کا ذمہ اٹھانے کا عہد کرتی ہے۔ چنانچہ یتامیٰ کی خدمات کا سلسلہ بڑھتے بڑھتے آج قریباً پانچصد فیملیز کے 2 ہزار 7 صد یتامیٰ زیر کفالت ہیں۔

یتامیٰ کی کفالت اور پرورش میں 1۔ خورونوش 2۔ تعلیمی اخراجات 3۔ بچیوں کی شادی کے اخراجات 4۔ علاج معالجہ اور مکان کی تعمیر و مرمت اور کرایہ کے اخراجات شامل ہیں۔ جس پر کل 25 لاکھ روپے ماہوار اخراجات ہو رہے ہیں اور آمد انتہائی کم ہے۔ اس کے باعث دفتر ہذا کو مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ ایک یتیم کی کفالت پر ایک ہزار تا تین ہزار روپے ماہوار اخراجات ہوتے ہیں۔

تمام احباب جماعت سے عموماً اور مخیّر حضرات مخلصین سے خصوصاً التماس ہے کہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر شرکت فرما کر ممنون فرمائیں اور ہمارے پیارے آقا کی اس پیاری حدیث کا مصداق بنیں۔ جس میں آپؐ فرماتے ہیں۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح دو انگلیاں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی بہترین توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

بقیہ از صفحہ 1: حضور انور کا لجنہ سے خطاب

بلندیوں پر پہنچاتا ہے جب ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے، اس شخص کے مسلسل تین بار پوچھنے پر فرمایا کہ تیری ماں، چوتھی دفعہ پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ تیرا باپ اور اس طرح قربت کے لحاظ سے باقی رشتہ دار۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ اس لئے کہ عورت اپنے بچے کی تربیت میں سب سے زیادہ کردار ادا کرتی ہے۔ پیدائش کے بعد اس کے لئے مختلف امور میں تکلیف اٹھاتی ہے اور پھر اس کی اچھی تربیت کر کے اسے معاشرے کا ایک اچھا انسان بنانے کی کوشش کرتی ہے۔ عورت بچے کو جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہے، ایک تو اچھی تربیت کر کے اور پھر معاشرے کا بہترین فرد بنا کر۔ بچے کی خاطر قربانی کی وجہ سے ماں سے جو حسن سلوک کا حکم ہے۔ اگر بڑا ہو کر بچہ وہ حسن سلوک ماں سے نہیں کرتا تو ایسے بچے کے جنت میں جانے کی ضمانت نہیں۔ اور پھر ایسی تربیت کرنے والی ماں جو بچے کا خیال رکھنے والی ہو، اس کی تربیت کرنے والی ہو اس کو یہ احساس دلانے والی ہو اور ایسی خدمت کرنے والی ہو جو کبھی احسان نہ جتائے۔ ایسی ماں پھر خود بھی جنت میں جاتی ہے۔ پس مائیں اس اہم نکتے کو سمجھیں۔ فرمایا کہ اس معاشرے میں رہتے ہوئے دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے، پیسے کمانے کے لئے صبح سے شام تک گھر سے باہر رہ کر کام کر کے اور شام کو گھر آ کر پھر بچوں کو توجہ نہ دے کر انہیں ہلاکت میں نہ ڈالیں بلکہ ان کی تربیت اور تعلیم کی طرف بھرپور توجہ دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس مغربی معاشرے میں اس بات کو سمجھنا اور بھی آسان ہے جہاں رشتے ٹوٹتے ہیں اور بہت سے بچے Single Parents کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ان میں سے بہت سے نفسیاتی الجھنوں کا شکار ہو جاتے ہیں، تعلیم میں کمزور ہو جاتے ہیں، نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے بری صحبت میں چلے جاتے ہیں، نشہ اور دوسری برائیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پس میاں بیوی کو آپس کی رنجشوں کو بچوں کی پیدائش کے بعد بچوں کی خاطر قربانی کرتے ہوئے ختم کرنا چاہئے ورنہ بچوں کے بگڑنے کا بہت زیادہ امکان ہے۔ فرمایا کہ مردوں کو بھی ہوش کے ناخن لینے چاہئیں، اپنی خواہشات کے پجاری نہ بنیں، اپنی نسلوں کو برباد ہونے سے بچائیں اور دونوں میاں بیوی اپنے دلوں میں تقویٰ پیدا کریں۔ فرمایا کہ پھر صرف مذہب کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ برادریوں اور ذات پات کے لحاظ سے بھی ماں باپ اپنی بیٹیوں کو دوسری برادری اور ذات میں بیاہنے نہیں دیتے، یہ سب جاہلانہ باتیں ہیں۔ **کوئی ذات کوئی برادری کچھ حیثیت نہیں رکھتی**۔ پس دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو ہمیشہ سامنے رکھیں رشتے کرتے وقت۔ اسی طرح احمدی لڑکوں سے بھی میں کہوں گا کہ وہ احمدی لڑکیوں سے رشتے کریں۔

آنحضرت ﷺ نے رشتہ پسند کرنے کی جو چار وجوہات بتائی ہیں ان میں سے ایک دین ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم نہ اس کی خوبصورتی دیکھو، نہ خاندان دیکھو، نہ دولت دیکھو۔ جو چیز دیکھنے والی ہے وہ دین ہے وہ دیکھو۔ پس دیندار لڑکیوں سے رشتہ کریں۔ اور لڑکیوں کو بھی زیادہ سے زیادہ کوشش اور دعا کرنی چاہئے کہ وہ دیندار بنیں اور خود اپنے نیک نصیب ہونے کے لئے بھی دعائیں کریں۔ جماعت میں احمدی بچیوں کے رشتوں کے بہت سے مسائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ مسائل حل فرمائے اور پریشانیاں دور فرمائے۔ میں تو باقاعدگی سے ان کے لئے دعا کرتا ہوں، ہر احمدی کو بھی کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رشتوں کے بارے میں دین لڑکی کی رائے کو اولیت اور اہمیت دیتا ہے اور وہ ماں باپ جو اس پر عمل نہیں کرتے وہ اپنی بچیوں پر ظلم کرتے ہیں اور دین حق کو بدنام کرتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کی نافرمانی اور خلاف ورزی ہو رہی ہو جہاں اللہ تعالیٰ نے رشتوں سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ **برادری اور پیسے کی وجہ سے رشتوں میں روکیں نہیں ڈالنی چاہئیں**۔ فرمایا کہ بعض بچیاں مجھے خط لکھتی ہیں کہ رشتہ اچھا ہے، احمدی ہے لیکن ماں باپ برادری اور خاندان یا اپنی ذاتی اناؤں کی وجہ سے، تعلقات کی وجہ سے انکار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے باپوں کو بھی عقل دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ احسان فرمایا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو مانا ہے جنہوں نے ہر موقع پر ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ آپ نے واضح فرمایا کہ دین کے ہر ہر حکم میں حکمت ہوتی ہے اور عورت کے بارے میں اگر بعض احکامات ہیں تو وہ عورت کی اہمیت اور عزت اور وقار قائم کرنے کے لئے ہیں اس لئے اسے خوش دلی سے تسلیم کرنا چاہئے۔ فرمایا کہ بعض دفعہ لجنہ کی رپورٹس میں ذکر ہوتا ہے کہ آجکل پردے پر ہر وقت زور دیا جاتا ہے اور بعض لڑکیوں اور لڑکوں کی طرف سے سوال اٹھتے ہیں کہ ہم پردہ پردہ سنتے تنگ آ گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پردہ کیا ہے۔ یہ حیاء کو قائم کرنا ہے، اگر پردہ کر کے بے حیائی قائم رہتی ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں اور حیاء جسم کو ڈھانپنے میں ہی ہے، عورت کی زینت اور خوبصورتی اس کا پردہ ہی ہے جس کا ہر احمدی عورت سے اظہار ہونا چاہئے۔ اور یہ قرآنی حکم ہے۔ پردے کا حکم بھی عورت کی عزت، حفاظت اور اس کی اہمیت کے پیش نظر ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن مومن مردوں اور عورتوں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ غض بصر سے کام لیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ دینی پردے سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیل خانے کی طرح بند رکھی جائے۔ قرآن شریف کا مطلب ہے کہ عورتیں ستر کریں۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کے باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کے لئے پڑے ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے وہ بیشک جائیں لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے۔ پس کوئی حکم بھی ایسا نہیں کہ عورت کو کمتر اور مردوں سے نچلے درجے کا سمجھ کر اسے حکم دیا جا رہا ہے۔ گھروں میں عورت کی اہمیت ہے، بچوں کی تربیت کی وجہ سے عورت کی اہمیت ہے۔ اپنے رشتے طے کرنے میں لڑکی کی رائے کی اہمیت ہے۔ پردے کا حکم ہے تو اس کی اہمیت ہے۔ پس اس کے بعد کسی قسم کی جھجک یا احساس کمتری پیدا ہونے کا کوئی جواز پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ فرمایا اب دعا کر لیں۔ دعا کے بعد حضور انور نے ایک انتظامی امر کے متعلق ہدایت اور نصیحت فرمائی۔ آخر پر بچیوں اور خواتین نے نظمیں اور ترانے پیش کئے اور پھر حضور انور السلام علیکم کہہ کر اپنی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

☆...............☆...............☆

انصار اللہ کی ڈائمنڈ جوبلی

جو ہونٹوں پہ وہی دل میں، نہیں کچھ بھی چھپاتے ہیں
خلافت میں ہے جاں اپنی زمانے کو بتاتے ہیں

پچھتر سال پہلے حضرت محمود کی خواہش
بنے ''انصار دیں'' اپنا کیا وعدہ نبھاتے ہیں

جوانوں کے جواں ہم ہیں، نہ بھولو دیکھ کر پیری
مسیح عصر کے ''ناصر'' سدا ہمت دکھاتے ہیں

نہیں نفرت کسی سے بھی، محبت سب کی خاطر ہے
دعائیں ان کو بھی دینا، جو گالی دے کے جاتے ہیں

عجب آنکھوں کا پانی ہے یہ تقدیریں بدلتا ہے
جہاں مشکل ہو کوئی ہم یہ نسخہ آزماتے ہیں

اندھیرے عارضی سارے، اندھیروں سے نہ گھبرانا
وفا کے دیپ راہوں کو اُجالوں سے سجاتے ہیں

یہ صدیوں کی مسافت ہے کڑے موسم رکاوٹ بھی
قدم لیکن بلندی کو مسلسل ہم اُٹھاتے ہیں

خلافت کی یہ برکت ہے ہوئے مسرور ہم سارے
یہ ڈائمنڈ جوبلی نغمہ ندیم انور سناتے ہیں

انور ندیم علوی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ طلباء جامعہ احمدیہ یوکے کی ایک بابرکت علمی نشست

احمدیت کی اشاعت، مغربی میڈیا کے دوہرے معیار، Homosexuality، مذہب پر فساد پھیلانے کے الزام، آزادئ اظہار کی حدود وغیرہ متفرق موضوعات پر سوالات کے نہایت بصیرت افروز جوابات اور مختلف امور سے متعلق رہنمائی اور اہم ہدایات۔

رپورٹ مرتبہ: مکرم رانا خالد احمد صاحب۔ انچارج رشین ڈیسک۔ لندن

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 29 مارچ 2015ء بروز اتوار 11 بج کر 40 منٹ پر Haslemere میں واقع جامعہ احمدیہ یوکے تشریف لائے۔ مکرم مرزا ناصر انعام احمد صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ UK نے جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور دیگر سٹاف ممبران کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سب اساتذہ اور سٹاف ممبران کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور ہال میں تشریف لے گئے۔

کلاس کا باقاعدہ آغاز

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم طاہر احمد خالد صاحب درجہ شاہد نے سورۃ بنی اسرائیل کی آیات 54 تا 56 کی تلاوت کی جس کے بعد عزیزم محمد ارسلان صاحب درجہ شاہد نے تفسیر صغیر سے ان آیات کا ترجمہ بیان فرمودہ حضرت مصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد عزیزم صبور احمد بھٹی صاحب درجہ شاہد نے حضرت اقدس مسیح موعود کے منظوم کلام:

اے مرے پیارو! شکیب و صبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشکِ تتار

کے چند منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ عزیزم مدبّر دین صاحب درجہ شاہد نے The concept of freedom of speech in today's society کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ موصوف نے اس تقریر کے دوران اپنے موضوع کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے منتخب حصوں کے video clips بھی دکھائے۔

اس کے بعد عزیزم صباح الظفر صاحب درجہ شاہد نے (دین حق) اور آزادی رائے کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کی۔ موصوف نے بھی اپنی تقریر کے دوران اس موضوع سے متعلقہ حضور انور کے خطبات جمعہ سے منتخب شدہ video clips پیش کئے۔

ان دونوں تقاریر کے بعد جامعہ احمدیہ کے طلباء نے اپنے پیارے امام سے مختلف موضوعات پر سوالات کئے اور حضور انور نے ازراہ شفقت نہایت تفصیلی پُر حکمت جوابات ارشاد فرمائے۔ طلباء جامعہ احمدیہ کی یہ کلاس ایک بابرکت مجلس عرفان کی شکل اختیار کر گئی تھی۔ ذیل میں اس مجلس میں پیش کئے گئے سوالات اور ان کے جوابات افادۂ عام کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

مجلس علم و عرفان

ایک طالب علم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا کہ:

سوال: آج کی دنیا میں میڈیا کی اکثریت (دین حق) کو بدنام کرنا چاہتی ہے اور (دین حق) کا اصل پہلو نہیں دکھاتی جبکہ بعض غیروں نے بھی اس بات کا اظہار کیا ہے کہ (۔) کو اپنے ملک سے وفاداری دکھانی چاہئے اور (۔) سانحہ پشاور کی مذمت کرنی چاہئے۔ حضور میرا سوال ہے کہ ہم مزید کس طرح اپنی جماعت کو دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں اور دنیا کی توجہ حقیقی (دین) کی طرف مائل کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم تو جو کرتے ہیں کرتے ہی رہے ہیں اور کر رہے ہیں۔ Peace Symposium ہوتے ہیں۔ پمفلٹ تقسیم ہوتے ہیں۔ اس کے ذریعہ سے ہم بتا رہے ہیں اور جب دنیا کو یہ پتا لگتا ہے تو پریس بھی اور میڈیا بھی کہتے ہیں کہ (دین حق) کی یہ شکل جو ہے یہ سامنے نہیں آتی۔ اس لئے جب میرا ایل بی سی (LBC) نے یہاں انٹرویو لیا تھا۔ جو نمائندہ آئی ہوئی تھی اس کو میں نے کہا تھا جب دس آدمی (۔) میں شامل ہونے کیلئے جاتے ہیں تو تم اتنا پروپیگنڈہ کرتے ہو کہ بس پتا نہیں یہاں جو 6.1 بلین مسلمان ہیں تو یہ مسلمانوں کی نمائندگی ہوگئی۔ لیکن ہر سال جب لاکھوں آدمی امن کی خاطر اور خدا تعالیٰ سے ملنے کی خاطر اور (دین حق) کی صحیح تعلیم کو پھیلانے کی خاطر جو جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں تو تم لوگ کبھی اس کا پروپیگنڈہ نہیں کرتے، اس کو اخبار میں شائع نہیں کرتے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم لوگ خود فتنہ پھیلانا چاہتے ہو۔ آئرلینڈ میں جو فساد ہوئے سارے میڈیا نے فیصلہ کیا کہ ہم نے اس کو میڈیا میں نہیں دینا کیونکہ اس سے زیادہ فساد پھیلے گا اور وہ وہیں رک گیا، دب گیا۔ تو میں نے کہا کہ تمہاری یہ strategy باقی جگہوں پر کیوں نہیں کام آتی۔ اس کا مطلب ہے کہ تم لوگوں کے اندر (دین حق) کے خلاف ویسے ہی بغض بھرا ہوا ہے، نفرت بھری ہوئی ہے اس لئے نہیں کرتے۔ یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ کوئی بڑے انصاف کے لئے لڑائیاں ہو رہی ہیں یا انصاف کی خاطر یا (۔) کی ہمدردی کی خاطر مڈل ایسٹ میں مغربی قومیں اپنی کارروائیاں کر رہی ہیں؟ یہ سب دجّالی طاقتیں ہیں جنہوں نے اپنا فتنہ پھیلایا ہوا ہے۔ انہوں نے پہلے ایک سکیم بنائی کہ ہم نے عیسائیت کی تبلیغ مڈل ایسٹ میں کرنی ہے اور ہم اتنے ہزار مشنری بھیجیں گے۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ Arab Spring کے نام سے ہر ملک میں فساد شروع ہو گیا۔ وہ ان کے جاسوس تھے جو بھیجے گئے جو فساد پیدا کرنے والے تھے اور (۔) ہمیشہ سے جیسا کہ ان کی حالت ہے اخلاق میں گرے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا تھا ثریّا سے زمین پر آسماں نے ہم کو دے مارا۔ تو وہ ان کی باتوں میں آ جاتے ہیں۔ پیسے کھاتے ہیں۔ خوف خدا ہے نہیں اور اب یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے یہ ظاہراً تو یہی ہو رہا ہے کہ جی ہم (۔) کی بڑی مدد کر رہے ہیں، فتنہ نہیں پیدا کرنا چاہتے .... جہاں جہاں خود آگ لگاتے ہیں اور جب آگ لگ جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ (۔) ہیں ہی ایسے ان کو مارو۔ اس پاگل والا حال ہے جس کی مَیں کئی دفعہ مثال دے چکا ہوں۔ ربوہ میں ایک (پاگل) ہوتا تھا وہ بعض لوگوں کے بارے میں کہا کرتا تھا کہ جب میں بولتا ہوں نا تو کچھ بھی کہوں یہ مجھے مار مار کے نیچے گرا دیتے ہیں اور پھر میرے اوپر بیٹھ جاتے ہیں اور پھر میرا گلا دباتے ہیں۔ جب میرا گلا دبتا ہے اور سانس رکتا ہے اور آنکھیں میری باہر آ جاتی ہیں تو کہتے ہیں خبیث آنکھیں نکالتا ہے، اس کو اور مارو۔ تو یہی ان کا حال ہے۔ یہ پہلے (۔) کو لڑواتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں یہ دیکھو (۔) ہیں ہی ایسے۔ ان کو اور مارو۔ اور پھر دوسروں کو آگ لگاتے ہیں۔ یہ سارا کچھ فساد جو پھیلا ہوا ہے یہ انہی کا پیدا کیا ہوا ہے تاکہ (۔) ملک ترقی نہ کریں۔ تاکہ جو (۔) کی دولت ہے وہ ان کے ہاتھوں میں رہے اور (۔) بیوقوف بنے ہوئے ہیں اور سمجھتے ہی نہیں۔

سوال: آجکل جو واقعات ہو رہے ہیں ان میں (۔) کے ہنگاموں کی وجہ سے مغربی ممالک میں جو بُرا اثر پڑ رہا ہے تو ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ کس طرح کیا جائے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

میں نے ابھی کیا کہا ہے؟ شدت پسند بنانے والے کون ہیں؟ یہ خود ہی پہلے شدت پسند بناتے ہیں، پھر (دین حق) کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ سمجھ آئی؟ ان لوگوں میں انصاف تو ہے ہی نہیں۔ تم لوگ سمجھتے ہو کہ یہ تم لوگوں کے ہمدرد بن کے مدد کر رہے ہیں...... اصل میں تو یہ (۔) کو سبق سکھانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی تقدیر چل رہی ہے اور دجّالی طاقتیں ان کو استعمال کر رہی ہیں۔ اگر یہ انصاف کرنا چاہیں اور ظلم ختم کرنا چاہیں لیکن یہ خود ہی کرتے ہیں۔ خود ہی آگ لگاتے ہیں۔ ان کو اسلحہ کون دیتا ہے؟ کوئی ایسا (۔) ملک ہے جس میں اتنی ایڈوانس ٹیکنالوجی ہوگئی ہے کہ وہ جتنے sophisticated ہتھیار ہیں خود بنا سکیں۔ یہ کہاں سے آتے ہیں؟ یورپ سے آتے ہیں۔ امریکہ سے آتے ہیں۔ باقی جگہوں سے آتے ہیں۔ اوپر اوپر سے کچھ اور کر رہے ہوتے ہیں، under hand کچھ اور dealing ہو رہی ہوتی ہے۔ تو یہی ہے کہ عقل آ جائے۔ اس کا صرف ایک طریقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو بھیجا اس کو قبول کر لیں ورنہ (۔) کو لڑاتے لڑاتے یہ آگ ان کو بھی لگ جائے گی۔ اے یورپ تو بھی محفوظ نہیں اور ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور جزائر کے رہنے والو تم بھی محفوظ نہیں۔ اگر امام کو نہیں مانتے تو یہ سب ایک وقت میں تباہ ہونے والے ہیں۔ انکار کرنے سے آفتیں نہیں آیا کرتیں۔ جب ظلموں میں بڑھتے ہیں تب آفتیں آتی ہیں۔ اور ظلم میں (۔) بھی بڑھ رہے ہیں۔ اب یہ بھی بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے تم اپنا کام کئے جاؤ، پیغام پہنچاؤ جو تمہارا کام ہے۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

تم آوازیں دیتے جاؤ۔(دعوت الی اللہ) کرنا تمہارا کام ہے۔ ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔

سوال: ہر سال جماعت Peace Symposium کرتی ہے اور لوگوں کے لئے اتنے پیسے خرچ کئے جاتے ہیں۔ یہ آتے ہیں اور دیکھا گیا ہے کہ یہ ہر سال وہی سوالات پوچھتے ہیں۔ان کو جوابات بھی دیئے جاتے ہیں۔تو حضور! کیا ان کی طرف سے کوئی ردّ عمل ہوتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بات یہ ہے کہ سوالات تو وہی ہوتے ہیں لیکن بعض کام ہوتے ہیں جن کا براہ راست فائدہ نہیں ہوتا، indirect فائدہ ہوتا ہے۔ بہت سارے لوگ ہیں ان کو توجہ پیدا ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے پھر کچھ نہ کچھ شرم وشرمی میڈیا لکھنا بھی شروع کر دیتا ہے۔اب ہماری projections میڈیا میں پہلے سے بہت بڑھ چکی ہے۔ پہلے ہمارا لاکھ دو لاکھ تک پیغام پہنچتا تھا اب millions تک پہنچ جاتا ہے۔ Partition سے پہلے یعنی پاکستان انڈیا بننے سے پہلے کی بات ہے ایک انڈین بہت بڑا بزنس مَین تھا جو یہاں یوکے(UK) میں رہتا تھا۔وہ ایک دفعہ انڈیا گیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے اس کی ملاقات ہوئی۔اس نے کہا کہ آپ نے وہاں (بیت الذکر) بنائی۔ اتنا خرچ کیا۔ وہاں مشنری رکھا ہوا ہے۔آپ خرچ کر رہے ہیں، آپ بتائیں اس کا کیا نتیجہ نکل رہا ہے۔ کتنے انگریز آپ نے احمدی کر لئے۔(دین حق) کی (دعوت الی اللہ) کو آپ نے کتنا پھیلا دیا۔کہاں تک پیغام پہنچ گیا۔میں تو بزنس مَین ہوں۔مَیں calculation کرتا ہوں۔ آپ تو گھاٹے کا سودا کر رہے ہیں۔تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا۔

دیکھو ہم یہاں ہندوستان میں رہتے ہیں۔ وہاں انگریزوں میں (دعوت الی اللہ) کرتے ہیں تو اگر سال میں دو یا تین انگریز بھی جب احمدی ہو جاتے ہیں تو ہندوستان میں ہم اس کو بتاتے ہیں۔ اخباروں میں ہماری خبر چھپتی ہے کہ دیکھو انگلستان سے خبر آئی ہے کہ انگریز احمدی ہوگیا،(۔) ہوگیا۔ یہاں کے لوگ چونکہ انگریزوں کے ماتحت ہیں ان پر بڑا اثر پڑتا ہے اور اس کی وجہ سے یہاں (۔) کا بھی جماعت کی طرف رجحان بڑھتا ہے اور اس سے اَور بیعتیں ہوتی ہیں۔تو وہ بزنس مَین کہنے لگا اس کا مطلب ہے کہ آپ وہاں یوکے میں جو خرچ کر رہے ہیں اس (دعوت الی اللہ) کا indirect فائدہ اٹھا رہے ہیں وہ تو بزنس مَین تھا۔کہتا ہے ہاں اس لحاظ سے تو پھر منافع بخش کاروبار ہے۔ ہمارے یہاں جو Peace Symposium ہوتے ہیں اس کی پبلسٹی یہیں تک نہیں رہتی۔یہ جو ابھی 14 مارچ کو ہوا ہے پورے کا پورا گھانا ٹیلی ویژن نے دکھایا ہے۔سیرالیون ٹیلی ویژن نے دکھایا، ریڈیو نے نشر کیا اور وہاں اللہ کے فضل سے افریقہ میں پیغام بڑا وسیع پیمانے پر پہنچا اور ان لوگوں کو بھی پتا لگا ہے کہ ان بڑی طاقتوں کو بھی کوئی آئینہ دکھانے والا ہے۔صرف ڈر کے جی حضور، جی حضور کرنے والے نہیں ہیں۔ بتانے والے بھی ہیں کہ اگر (۔) کے قصور ہیں تو تم لوگوں کا بھی قصور ہے۔ اللہ کے فضل سے اس کے بعد وہاں جامعہ کے لڑکوں نے اور اساتذہ نے ٹیلی فون پر ایک پروگرام سوال جواب کا شروع کیا ہوا ہے اور فری کال آتی ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ کے فضل سے یہ بھی دیکھا ہے کہ اس کا feedback بڑا اچھا آیا۔لوگوں نے ردّ عمل دکھایا اور پھر سوال و جواب میں بھی یہ باتیں آجاتی ہیں تو اس سے احمدیت کی طرف لوگوں کا رجحان بھی بڑھ رہا ہے۔ پہلے بھی تھا، مزید بڑھ رہا ہے اور بیعتیں بھی ہوتی ہیں اور بہت سارے لوگ اگر مصلحتاً بیعتیں نہیں بھی کرتے تو کم از کم جماعت احمدیہ کا نقطہ نظر جو سامنے آتا ہے تو ان کو پتا لگ جاتا ہے کہ دنیا میں (دین حق) کی تعلیم کی صحیح عکاسی کرنے والی بھی کوئی ایک جماعت ہے۔تو اس کا فائدہ بعض دفعہ direct نہیں ہوتا یا براہِ راست نہیں ہوتا تو بالواسطہ ہو رہا ہوتا ہے۔اللہ کے فضل سے یہاں بھی بہت سارے لوگ آتے ہیں سوال تو وہی کرتے ہیں لیکن بہت سارے فائدہ اٹھانے والے بھی ہوتے ہیں۔یا کم از کم اس سے اگر اتنا ہی فائدہ ہو جائے کہ ایک بہت بڑے طبقے میں تم (دین حق) کی صحیح تصویر بتا دو، جو بدنامی ہو رہی ہے اس کو ختم کر دو تو یہی کامیابی ہے۔ باقی تم لوگوں کا کام ہے کہ بنیادی کام کرتے چلے جانا۔ جب وقت آئے گا، جب اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو گی، منشاء ہو گا تو پھر break through بھی ہو جائے گا۔لیکن اگر دنیا میں آفتیں آجائیں، جنگیں ہو جائیں، سب کچھ ہو جائے اور کسی کو یہ پتا ہی نہ ہو کہ کیا وجوہات ہیں تو لوگ اِدھر اُدھر ہی پھرتے رہیں گے۔لیکن جب تمہاری طرف سے بار بار ان کے سامنے بات آتی رہے گی تو سوچنے کا ایک وقت آئے گا کہ یہ جو تباہیاں آرہی ہیں تو وہ کچھ تو خدا کی طرف رجوع کریں۔خدا کی طرف رجوع کریں تو کس ذریعہ سے کریں۔جماعت احمدیہ کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ تو براہِ راست بعض فائدے نہیں ہوتے بالواسطہ فائدے ہو رہے ہوتے ہیں۔

سوال: ایسا کیوں ہوتا ہے کہ جب کوئی (۔) کوئی ایسا برا کام کرے جس سے فساد پھیلتا ہے تو اسے شدت پسندی کا نام دے دیا جاتا ہے مگر جب کوئی دوسرے مذہب کا ماننے والا ایسا کام کرے تو اسے ذہنی بیماری کی وجہ سے قرار دے دیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بس یہی حال ہے۔اب یہ جو کل پرسوں جرمن ایئر لائن کا جہاز گرایا۔وہ مجھے کسی نے message بھیجا تھا۔ جس کا خلاصہ یہی ہے کہ چونکہ پائلٹ جرمن تھا وہ (۔) نہیں تھا تو اس کو depression کی بیماری کا نام دے دیا گیا۔اگر پائلٹ خود غلطی سے کہیں (۔) ہوتا تو انہوں نے کہہ دینا تھا دہشتگرد ہے۔چونکہ ان لوگوں کے اپنے معیار کوئی نہیں۔ان کے اپنے بھی Double standard ہیں۔ جو مرضی ہو یہ لوگ صرف (دین حق) کو بدنام کرنا چاہتے ہیں یہاں Peace Conference میں ایک شخص آیا ہوا تھا۔کسی کے بڑا زور دینے پہ وہ آ گیا۔(۔) کا بڑا سخت مخالف ہے۔ساری باتیں سن کے اور میری تقریر سننے کے بعد کہتا ہے کہ ٹھیک ہے یہ تو مجھے پتا لگ گیا کہ (دین حق) مکمل طور پر ایسا نہیں ہے کہ شدت پسند ہو لیکن پھر بھی مَیں مانوں گا نہیں۔ان میں شدت پسندی ہے۔لیکن میں مزید سوچوں گا۔میرے شکوک وشبہات کچھ دُور ہوئے، کچھ نہیں دُور ہوئے۔تو یہ اس طرح کی دوغلی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن دیکھیں! انہوں نے پہلے ہی سوچ کے رکھا ہوا ہے کہ ہم (۔) ایسے ہی ہیں۔ message میں یہی لکھا ہوا تھا کہ اگر وہ پائلٹ (۔) ہوتا اور اس طرح جہاز کریش ہوتا یا خود کروایا جاتا تو اس کے بعد سارے (۔) جب تک کھڑے ہو کے معافی نہ مانگ لیتے مغرب نے معاف نہیں کرنا تھا۔لیکن اب یہاں یہ ہوگیا۔اس ایئر لائن نے بھی کچھ نہیں کہا حالانکہ compensate کرنا چاہئے۔اب ہر فیملی جن کے بچے ضائع ہوئے ہیں سترہ بچے جو spanish تھے ان کو کم از کم دو دو لاکھ، تین تین لاکھ یورو دیں۔تا ایئر لائن کو پتا لگے کہ کیا بھاؤ بکتی ہے۔اگر پائلٹ کہیں (۔) ہوتا تو انہوں نے جان کھا لینی تھی۔اسی طرح اور بھی بڑے لوگ ہیں ہمارے functions پر جب آتے ہیں تو کچھ حد تک چُپ تو کر جاتے ہیں لیکن پھر اعتراض تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔بغض بھرے ہوئے ہیں۔ کینے بھرے ہوئے ہیں۔تم تو سمجھتے ہو یہ بڑے شریف لوگ ہیں کوئی ایسے شریف بھی نہیں ہیں، بڑے خطرناک لوگ ہیں۔ان کے اندر رہ کے کام کرنا پڑے گا۔

سوال: جب بطور مربّیان ہم باہر (دعوت الی اللہ) کرنے جاتے ہیں تو غیروں کو بھی ہم نے (دعوت الی اللہ) کرنی ہوتی ہے تو ہم کیسے بغیر ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے ان کو بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تم نے (۔) اور غیر (۔) ہر ایک کو (دعوت الی اللہ) کرنی ہے۔کہاں لکھا ہوا ہے کہ جذبات کو ٹھیس پہنچا کے (دعوت الی اللہ) کرو۔قرآن شریف کا **موعظة الحسنة** کا حکم ہے۔یعنی اچھے الفاظ میں احسن رنگ میں وعظ و نصیحت کرو۔

اس پر طالبعلم نے اپنے سوال کو واضح کرتے ہوئے مزید عرض کیا:

سوال: جی حضور۔لیکن ہم ان کو کیسے بتائیں کہ ان کا مذہب صحیح نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمہیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ان کا مذہب صحیح یا غلط ہے۔ ہر چیز کی ایک positive approach ہوتی ہے، ایک negitive۔تم لوگ پہلے تو یہ دیکھو کہ جس کو تم (دعوت الی اللہ) کر رہے ہو اس کا اپنا ایمان کیا ہے؟ تم جا کر کہو کہ احمدیت بڑی سچی ہے اور تم سارے جھوٹے ہو۔تو وہ کہے گا، ہوں گے سارے جھوٹے، مجھے اس سے کیا! مَیں تو اللہ پہ ہی یقین نہیں رکھتا۔پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کو بتاؤ کہ اللہ ہے۔کسی کو تمہیں یہ بتانا پڑے گا جو خدا پہ یقین نہیں رکھتا کہ خدا تعالیٰ ہے۔ پھر اس کو جب خدا پہ یقین آجائے تو پھر بتانا پڑے گا مذہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ جب یہ یقین آجائے گا تو پھر بتانا پڑے گا کہ اس زمانے میں کون سا مذہب سچا ہے اور اس کی کیا کیا نشانیاں ہیں۔تمہارا خود اللہ سے تعلق نہیں ہے تو پھر نشانی کیا بتاؤ گے۔تو تمہیں پہلے معلوم کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ سے خود بھی تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔(دعوت الی اللہ) کے مختلف طریقے ہیں۔ ہر ایک کو ایک ہی لاٹھی سے نہیں ہانکا جاسکتا۔

سوال: آیا حضور انور کی رائے میں ایسے قوانین لاگو کئے جاسکتے ہیں جن سے میڈیا میں تمام ایسے پروگرام بند کروائے جائیں جو آپس میں نفرت پھیلاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قانون اس وقت لاگو ہو سکتے ہیں جب لوگ realise کر لیں کہ آزادی کی کوئی حدود ہوتی ہیں۔ جب یہ کہا جائے کہ تم آزاد ہو جو مرضی چاہے کرو تو پھر تو نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر جس طرح پوپ نے کہا تھا اس کی بات مان لو کہ تم میری ماں کو برا کہو گے تو پھر توقع رکھو کہ میں بھی تھپڑ یا مکّا ماروں گا۔ اس چیز کو سمجھ لیں تو ٹھیک ہے۔لیکن اگر آزادی کے نام پر جو مرضی آئے وہ کہتے رہو تو پھر یہاں کچھ نہیں ہو سکتا۔صرف یہ ایک آزادی رائے کی بات نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ جب اخلاقی قدریں ختم ہو جائیں، جب بے حیائی آجائے، اگر مرضی سے زنا ہو رہا ہے تو اس کو زنا نہ سمجھا جائے۔ parliments یہ قانون بنانے لگ جائیں کہ gay ہونا جائز ہے۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بڑی سختی سے مناہی کی اور اس کی وجہ سے قوم تباہ ہوئی اور اس کا ذکر بائبل میں بھی ہے اور قرآن شریف میں بھی ہے جب اخلاق گرتے ہیں تو پھر دوسری برائیاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ انہوں نے بظاہر شرافت کا لبادہ اوڑھا ہوتا ہے لیکن اندر سے انتہائی غلیظ۔ اس لئے جن میں اعلیٰ معیار نہ ہوں جب ان کے قانون بنتے ہیں تو وہ بھی ویسے ہی بنتے ہیں۔اور پھر وہ اپنی مرضی سے دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ یہ چیز اچھی ہے، یہ چیز اچھی نہیں۔ جو جس کا دل چاہتا ہے وہ اچھی بن جاتی ہے، جو دل چاہتا ہے اچھی نہیں بنتی۔آزادی اظہار کے نام پہ جو مرضی چاہیں کر دیں۔ اب غلاظت پھیلانے کیلئے یہاں آزادی کا قانون پاس ہونے لگ گیا ہے تو باقی آزادی کا کیا ہے۔غلاظتوں کے لئے بھی تو پارلیمنٹ نے قانون بنا دیئے ہیں۔جب parliments اس حد تک گر جائیں تو باقی پھر جو مرضی چاہیں کریں۔اس لئے ایک ہی ہے کہ اپنے خدا کو پہچان لیں۔ اس لئے میں ہر دفعہ ان کو آخر میں ضرور کہتا ہوں خدا کو پہچانو گے تو ٹھیک ہو گے۔ نہیں تو نہیں۔

سوال: جیسا کہ حضورانور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جانتے ہیں اور آجکل ہم خبروں میں بھی دیکھتے ہیں کہ سعودی عرب یمن کی باغی شیعہ حکومت پرحملہ کررہا ہے لیکن اس کے بالمقابل ایران سعودی عرب کے خلاف اس حکومت کی حمایت کر رہا ہے اور اندیشہ ہے کہ ان دونوں مسلمان ملکوں کے درمیان ایک proxy war شروع ہوسکتی ہے۔ ان حالات کے بارے میں حضور کیا فرماتے ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حقیقی war شروع ہوسکتی ہے۔سوال ہے کہ جتنے فیصد وہاں شیعہ ہیں اتنے فیصد سنّی ہیں۔اور شیعہ rebels کو حکومت کے خلاف اس طرح نہیں اٹھنا چاہئے تھا تاکہ وہاں فساد پیدا ہو۔یہ بھی غلط ہے۔لیکن حکومت کا بھی فرض ہے کہ چاہے وہ سنّی ہے، شیعہ ہے کہ شہری کی حیثیت سے ان کے حقوق ادا کئے جائیں۔ ہر ایک کو برابر کے حقوق دیئے جائیں۔ایک زمانہ تھا مسلمانوں کی حکومتیں ہوتی تھیں تو ہندو اور عیسائی بھی ان کے بڑے بڑے منسٹر اور ایڈوائزر ہوتے تھے۔انصاف سے کام لیا جاتا تھا اور جب تک مسلمان انصاف سے کام لیتے رہے وہ دنیا پہ حکومتیں کرتے رہے۔جب انصاف سے کام لینا ختم ہوگیا اور عیاشیوں میں پڑ گئے تو ان کی حکومتیں بھی ختم ہوگئیں۔یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ایک حد تک ان کو موقع دیا ہوا ہے کہ انصاف سے کام لے کے حکومتیں قائم کریں۔نہیں تو یہ جنگ جو ہے صرف ایران کی بات نہیں ہے یا سعودی عرب کی بات نہیں ہے۔ سعودی عرب کو امریکہ support کررہا ہے جو اسلحہ دے گا۔ پاکستان نے بھی کہہ دیا کہ ہم حمایت کریں گے لیکن چلو دیکھتے ہیں کس حد تک کرتے ہیں۔ترکی نے ان کی حمایت کا اعلان کردیا۔ایران کے لئے پُوٹن (Putin) صاحب نے حمایت کا اعلان کردیا۔ یہ جنگ صرف اس محدود علاقے میں نہیں رہے گی بلکہ اس جنگ کے وسیع ہونے کا خطرہ ہے۔اس لئے جب تک مسلمان اپنے حقوق ادا کرنے کی کوشش نہیں کریں گے نہ حکومتیں اور نہ رعایا ان کو اس وقت تک فساد کا خطرہ ہے اور فساد کا خطرہ ہی نہیں بلکہ بڑی شدید جنگ کا خطرہ ہے۔میں پہلے بھی اس ریجن کے لوگوں کو دوتین دفعہ خطبات میں کہہ چکا ہوں۔اس لئے تم لوگ دعا کرو کہ جنگ ٹل جائے۔نہیں تو اس کا اثر پھر یورپ پر بھی ہوگا۔

سوال: یہ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف Charlie Hebdo کے کارٹون تھے۔وہ ہمیں تو تکلیف پہنچاتے ہیں لیکن کچھ لوگوں کے نزدیک وہ جائز ہیں۔اسی طرح اگر کل کو کوئی یہودی یا عیسائی کھڑا ہو کے قرآن کریم پر یا ہمارے لٹریچر پہ یہ اعتراض کرے کہ فلاں فلاں بات مجھے تکلیف پہنچا رہی ہے تو اس سلسلے میں پھر ہمارا ردّعمل کیا ہوگا؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہت زیادتی ہے۔یہاں بھی انصاف نہیں ہے۔اب ان سے یہ کہو نا کہ یہودیوں کے خلاف اگر کوئی باتیں اگر لکھنی شروع کردو یا جو کچھ 2nd World War میں ہوا اس کے بارے میں لکھو، یہودیوں کے خلاف کچھ بات تو کرو تو دنیا میں anti-semitism کے تعلق میں شور پڑ جاتا ہے۔ تو یہ آزادی وہاں کیوں نہیں۔اب قانوناً منع کیا گیا ہے۔بعض جگہوں پہ ان کے خلاف بولنا کیوں منع کیا گیا ہے۔اس لئے کہ انصاف کے معیار کوئی نہیں ہیں۔ باقی رہ گئی بات کہ قرآن کریم سے ان کو تکلیف پہنچتی ہے۔قرآن کریم سے Western Interest کو تکلیف پہنچتی ہے۔قرآن کریم تو کہتا ہے کہ ان کے بتوں کو بھی برا نہ کہو کہ وہ تمہارے خدا کو گالیاں دیں گے۔ابھی تم نے پڑھ کے سنایا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں بوجہ اس کے کہ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔اب یہاں یہ ایک چیز بتادوں کہ اس نے پڑھا ہے قرآن کریم کہتا ہے لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قرآن کریم نے کہہ دیا ہے لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ اس لئے چپ کرکے بیٹھ جاؤ۔ جیسے ہمارے بعض احمدی جو ہیں کہہ دیتے ہیں۔تو پھر (دعوت الی اللہ) کس کو کرو۔اس کا مطلب ہے حکمت سے (دعوت الی اللہ) تو تم نے کرنی ہے کیونکہ اگلی جو سورت ہے......وہ تمہیں دعاؤں کے ذریعہ سے فتح کی خبر بھی دے رہی ہے اور وہ اس صورت میں کہ استغفار کرو اور تسبیح وتحمید کرو۔اور اس زمانے میں جو کہ حضرت مسیح موعود کا زمانہ ہے خاص طور پر دعاؤں کے ذریعہ سے ہی (دین حق) نے پھیلنا ہے اور ترقی کرنی ہے۔اب دیکھو یہ (۔) پر براہ راست حملے نہیں کررہے۔(۔) کے اندر ہی دو گروہ پیدا کرکے حملے کررہے ہیں، آگیں لگوا رہے ہیں ....تو بہرحال یہ ایک فساد کی چیز ہے۔ ہاں باقی رہ گئی تمہاری یہ بات کہ قرآن سے جذباتی تکلیف ان کو پہنچتی ہے۔جذبات کا جہاں تک سوال ہے تو اس کی ایک background تو یہ ہے کہ جنہوں نے فساد پیدا کرنا ہے ان کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ جہاں جب ان کو موقع ملے گا یہ قرآن میں سے بھی نکال لیں گے کہ جی ہمیں فلاں چیز سے تکلیف پہنچی ہے حالانکہ قرآن کریم میں کوئی تکلیف والی بات ہے ہی نہیں۔تم ڈھونڈو، تلاش کرو۔ بلکہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے جس جگہ تم قرآن پہ اعتراض کرتے ہو، اسی جگہ اللہ تعالیٰ نے اس اعتراض کا جواب بھی دیا ہؤا ہے۔اگر تم تکلیف والا اعتراض کرو گے غور سے نہیں پڑھو گے تو تمہیں اعتراض نظر آئے گا لیکن اگر غور کرنے والے ہوگے تو وہیں تمہیں اعتراض کا جواب بھی نظر آجائے گا۔ اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے ناں کہ قرآن شریف مومنوں کو فائدہ دیتا ہے اور ظالموں کو خسارے میں بڑھاتا ہے۔اس لئے اعتراض کرنے والے تو ابھی بھی اعتراض کرتے ہیں۔کہنے والے کہتے ہیں کہ جہاد کا حکم ہے پھر خود ہی جہاد کی غلط تشریح کرتے ہیں۔ پھر جہاں قتال کا حکم آیا ہے تو بعض شرائط کے ساتھ یا جہاد کا بھی جنگ کے ساتھ اگر حکم ہے تو بعض شرائط کے ساتھ ہے اور پھر اس میں بھی نرمی کے بہت پہلو ہیں۔تم لوگ قرآن کریم میں سے آیتیں نکالو تو کتنی نکلیں گی؟ ایک اندازے کے مطابق 190 آیتیں ہیں۔ بائبل میں ساڑھے پانچ سو سے اوپر ہیں۔ اس بارہ میں کبھی کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ان میں سے جو عقلمند ہیں وہ خود بھی یہی کہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ سارے ہی بدمعاش ہیں لیکن ان کے اپنے western interest ہیں۔ سیاسی پارٹیاں جو ہیں ان کے اپنے پروگرام ہوتے ہیں یا جو manifesto دیتے ہیں ان میں کچھ اور لکھا ہوتا ہے اور جب حکومت میں آتے ہیں تو کچھ اور کر رہے ہوتے ہیں۔ پھر سیاسی پارٹیوں کی یا ہر ممبر کی جو ایفیلی ایشن (affiliation) ہے اس کی وجہ سے اس کو خواہ اپنا نظریہ کچھ بھی ہو پارٹی کا نظریہ بیان کرنا ہوتا ہے۔ ہاں علیحدہ بیٹھو گے تو ان میں سے جو شرفاء ہیں وہ کہہ دیں گے یہ چیزیں غلط ہیں۔

سوال: داعش نے جو اپنی نئی خلافت قائم کی ہے تو کیا معاذ اللہ اس کا بھی امکان ہے کہ انہوں نے اس نام نہاد خلافت کو اس لئے کھڑا کیا ہے تا ہماری اس الٰہی خلافت کو دبادیں جو امن کا پیغام پوری دنیا میں پھیلا رہی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دیکھو جی پہلے انہوں نے طالبان کو کھڑا کیا۔ القاعدہ کو کھڑا کیا۔ ان کا ایک حد تک اثر رہا۔ میرے نزدیک تو انہوں نے سمجھا کہ اگر ہم کسی گروپ کو خلافت کے نام پر کھڑا کریں گے تو وہ شاید......کو زیادہ attract کرنے والا ہو اور ایک حد تک کربھی رہا ہے اور اس سے ہم اپنے مقاصد زیادہ حاصل کرسکتے ہیں۔لیکن مسئلہ یہ پیدا ہوگیا کہ خود ان میں سے بھی جو سرپھرے ہوتے ہیں وہ خود ان کے خلاف ہوگئے۔ اب وہ جو ابوبکر بغدادی صاحب تھے جو ان کے خلیفہ کہلاتے ہیں کہیں نظر ہی نہیں آتے۔ایک دفعہ پبلک میں آیا اس کے بعد غائب ہوگیا۔میرے خیال میں تو وہ ویسے ہی ختم ہو چکا ہے۔وہ مر چکا ہے اور صرف اس کا نام استعمال ہورہا ہے اور جو دہشت ہے داعش یا ISIS کی اس کے نام پر سارا کام ہورہا ہے۔کبھی وہ لیبیا میں پھیل گئی، کبھی وہ Syria میں چلی گئی، کبھی جورڈن (Jorden) کے کچھ علاقے میں آگئی یا عراق میں اسی علاقے میں کچھ جمع ہوگئی تو وہ تو ختم ہوچکی ہے۔ کسی دن یہ پتا لگ گیا ناں، باہر خبر نکل گئی کہ ان کے اندر کوئی جان نہیں تو اس دن یہ بھی ختم ہوجائے گی اور بیٹھ جائے گی۔ یہ گروپ بنا ہوا ہے لوگ اس نام سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ باقی یہ کہ خلافت کیا ہے؟ خلافت کا نام تو پھر سامنے آنا چاہئے۔جو بات کرنی ہے کرو یہ تو نہیں کہ چھپ کے لوگوں کو لڑاتے رہو۔ پتا ہی نہیں لگ رہا کہ خود بغدادی صاحب کہاں گئے ہیں؟ ٹھیک ہے دنیا میں تو یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ مقابلہ تو یہ ہے کہ سامنے آؤ۔زندگی موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔لیکن پھر دنیا کے سامنے حقیقت تو بیان کرنی چاہئے۔صحیح خلافت تو پھر یہ کام کرے گی۔ یہ فائدہ اٹھوانا چاہتے تھے اور الٹی پڑ گئی۔ان کے اندازے ہمیشہ غلط ہوجاتے ہیں۔ان نام نہاد (۔) کو پتا ہی نہیں کہ جس طرح یہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اس طرح فائدہ اٹھایا نہیں جاسکتا۔

سوال: دنیا میں homosexuality کی بیماری پھیلتی چلی جارہی ہے۔ہم کیسے لوگوں کو سمجھا سکتے ہیں کہ یہ خراب بات ہے اور بہت بری چیز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمہارا کام سمجھانا ہے۔سمجھاتے جاؤ۔قوم لوط بھی نہیں سمجھی تو تباہ ہوگئی تھی۔ یہ بھی تباہ ہوجائیں گے۔کینیڈین پرائم منسٹر سے ایک دفعہ میری ملاقات ہوئی جب وہاں parliament میں اس نئے قانون پر بحث ہو رہی تھی۔ میں نے اس کو بڑا صاف واضح کہا تھا کہ یہ پانچ سات سو لوگ ہیں جو چھپ کے غلط کام کرتے ہیں۔تم parliament میں قانون بنادو گے تو اس کو ظاہر کردو گے اور ظاہر کرنے کی وجہ سے جو اس کام میں involve نہیں بھی ہیں وہ بھی اس کو جائز سمجھیں گے کیونکہ یہاں یورپ اور مغربی دنیا میں ہر چیز کو ایک fun سمجھ لیا جاتا ہے۔بعض لوگ fun کی خاطر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے کہ جی یہ ان کی نفسیاتی بیماری ہے اس لئے وہ یہ سب کررہے ہوتے ہیں۔اب انہوں نے ریسرچ کی ہے کہ ان میں سے 80% سے زیادہ وہ لوگ ہیں جو صرف غلاظت اور اپنے lust کے لئے کام کررہے ہوتے ہیں اور مغلّظات میں ملوث ہوچکے ہیں۔پھر اس کو میں نے یہ بھی کہا کہ تمہاری بائبل بھی یہی کہتی ہے۔قوم لوط تباہ ہوئی تھی۔ ہمارا قرآن بھی یہی کہتا ہے۔ پھر تم لوگ بھی ہوش کرو۔تباہ ہوجاؤ گے۔تو یہ سمجھانے کا کام ہے۔ہمیں بھی سمجھاتے رہنا چاہئے کیونکہ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ اگر لوط کی قوم میں وہ برائی تھی تو اس کو اللہ تعالیٰ نے اس برائی کے نام کی وجہ سے تباہ کردیا لیکن اس زمانے میں جو برائی ہے اس کی کوئی سزا نہ ملے تو پھر قیامت والے دن لوط کی قوم کہے گی کہ کیا ہمارا زیادہ جرم تھا جو ہمیں تو سزا دے دی اور ان خبیثوں کو چھوڑا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کس طرح پکڑنا ہے یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن یہ مَیں بتا دوں کہ اگر یہ باز نہیں آتے تو ایک دن تباہی ہونی ضرور ہے۔ظلموں کی وجہ سے تباہیاں آتی ہیں اور یہ بھی ظلموں میں سے ایک ظلم ہے۔

سوال: ہمارے Peace Symposium میں جو Councillors اور MPs وغیرہ شامل ہوتے ہیں اور دکھاتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں۔کیا یہ بس دکھاوا ہے اور اندر سے ان کی کوئی اور گیم چل رہی ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نہیں۔کچھ تو دیکھنے آتے ہیں کہ آیا ان میں یہ consistancy ابھی تک قائم ہے۔اپنی بات کے

اوپر قائم ہیں یا حالات دیکھ کے کچھ بدل گئے ہیں۔ کچھ اس لئے آتے ہیں کہ شاید کوئی نئی چیز مل جائے گی۔ کچھ روٹی کھانے کے لئے آتے ہیں۔ کچھ courtesy میں آتے ہیں تمہارے ساتھ دوستی ہے تو چلو آ گئے۔

اردو کا ایک پاکستانی اخبار Nation ہے جس کے ایک نمائندہ ہر دفعہ Peace Symposium میں آتے ہیں اور پھر اس کے بعد مجھے بیٹھ کے سوال کرتے ہیں۔ میں نے کہا آپ ہر سال آتے ہیں۔ ہر سال آپ سوال کرتے ہیں مگر خبر آپ چھوٹی سی لگاتے ہیں۔ کوئی ایسا خاص کام تو آپ کرتے نہیں۔ اس کا کچھ فائدہ تو ہے نہیں۔ یا تو پھر کہیں اور کھل کے آواز اٹھائیں کہ جماعت احمدیہ اتنا اچھا کام کر رہی ہے اور (۔) کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ تو پھر سمجھ آئے گی کہ ہاں واقعی آپ اپنے journalist ہونے کا اور اخبار کا حق ادا کر رہے ہیں۔ آپ آتے ہیں، مجلس میں بیٹھتے ہیں۔ السلام علیکم وعلیکم السلام ہوتی ہے چلے جاتے ہیں، ہمیں کیا فائدہ؟ بہرحال وہ بڑے شرمندہ ہو کے کہتے تو یہی ہیں کہ نہیں نہیں، میں تو ہمیشہ خبر دیتا ہوں۔ خبر ان کی ہوتی ہے لیکن تھوڑی سی۔ تو بعض لوگ تعلق نبھانے کے لئے بھی آتے ہیں۔ اس لئے کہ چلو ایک مجلس لگی ہوئی ہے چلے چلو۔ کچھ لوگ کوئی نہ کوئی بات سیکھ لیتے ہیں۔ پھر ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کو اپنی مجلسوں میں بیان کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ پوائنٹ مل جاتا ہے تو وہ اس لئے آ جاتے ہیں اور انگریزوں میں یہ بھی ہے کہ courtesy کیلئے بہت ساری تعریفی باتیں کر دیتے ہیں۔ اس لئے یہ جو ایم ٹی اے والے انٹرویو لے رہے ہوتے ہیں ان پر میں زیادہ توجہ نہیں دیتا۔ میں نے اپنے طور پہ کچھ لڑکوں کو کہا ہوا ہے کہ ایسے لوگ جو نام نہ بتانا چاہیں ذرا ان کے انٹرویو لے کے، ان کے comments لکھ کے دو اور اللہ کے فضل سے بہت سارے ایسے comments آتے ہیں جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں صحیح (دین) کا پتا لگا، ہم کو (دین) کی تعلیم کا صحیح علم ہوا۔ دیکھیں گے، غور کریں گے، کم از کم اپنے علاقے میں اس کا لوگوں کو بتائیں گے کہ جو (دین) کی حقیقت ہے وہ بالکل اس کے مخالف ہے جو ہمیں میڈیا دکھاتا ہے۔ اور نہیں تو بہت سارے sympathiser پیدا ہو جاتے ہیں جو بعد میں کسی نہ کسی وقت کام آ رہے ہوتے ہیں جیسا کہ پہلے میں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں پہ اس کا indirect نتیجہ نکل رہا ہوتا ہے۔ تو فائدہ بہرحال ہوتا ہے لیکن یہ کہنا کہ سو فیصد آپ کے حمایتی بن کے اٹھتے ہیں ایسا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ایک نے کہا تھا ٹھیک ہے، سن لیا بڑی اچھی باتیں ہیں لیکن (دین) کی مخالفت میں نہیں چھوڑوں گا۔ ایسا کہنے والے بھی ہوتے ہیں۔

سوال: آجکل کے جو دہریہ لوگ ہیں، جو دہریہ طبقہ ہے وہ کہتے ہیں کہ آج دنیا کا امن مذہب کے نام پر اور مذہب کی وجہ سے خراب ہو رہا ہے۔ اس لئے اب مذہب کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس سے فساد پھیلتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کیوں خراب ہوا ہے؟ یہ تو ہمیشہ سے ہی مذہب کے نام پر خراب ہو رہا تھا۔ پھر ان کو آج کیوں پتا لگا ہے کہ مذہب کے نام پر سب کچھ ہو رہا ہے۔ اگر مذہب کی وجہ سے ہو رہا ہے تو آج کی بات تو نہیں۔ جب سے دنیا بنی ہے کیا مذہب کی وجہ سے ہی دنیا میں فساد ہے۔ اور اگر مذہب نہ ہو تو پھر؟ دنیا میں کتنے فساد ایسے ہیں جو مذہب کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ اسے کہو امریکہ اور روس کی لڑائی مذہب کی وجہ سے ہو رہی ہے؟ Ukrine کی لڑائی مذہب کی وجہ سے ہو رہی ہے؟ 2nd World War مذہب کی وجہ سے ہوئی تھی؟ 1st World War مذہب کی وجہ سے ہوئی تھی؟ زار روس جو اپنی پبلک پر ظلم کرتا تھا وہ مذہب کی وجہ سے تھا؟ چائنا میں سارے افیمی ہو گئے تھے کیا صرف مذہب کی وجہ سے ہوئے تھے؟ لیکن مذہب اگر صحیح ہو تو مذہب انقلاب بھی لاتا ہے۔ اب Chinese Mao Tse-tung جو مذہب کو نہیں مانتا تھا وہ چائنا میں انقلاب لایا۔ ان کے اخلاق بہت اچھے ہو گئے۔ ایک پاکستانی اعلیٰ سطحی وفد وہاں گیا، منسٹر وغیرہ تھے انہوں نے پوچھا تم نے اتنا ریفارم کر دیا، اپنی قوم میں اتنا انقلاب لے آئے۔ کیا وجہ ہے؟ انہوں نے کہا جاؤ اپنے رسول کی کتاب کھولو۔ اس میں پڑھو۔ اس میں جتنی اخلاق کی باتیں ہیں وہ تم اپنا لو تو تمہارا ملک بھی ٹھیک ہو جائے گا۔ تو قرآن کریم کون لایا؟ مذہب لایا؟ ماؤزے تنگ خود کہتا ہے قرآن کریم پڑھ کے عمل کرو تو ٹھیک ہو جاؤ گے۔ صرف مذہب فساد کی وجہ نہیں ہے۔ مذہب کی وجہ سے ناجائز فائدہ اٹھانے والے فساد کی وجہ ہیں۔ تو کیا اگر مذہب نہ ہوں تو دنیا میں فساد نہیں ہوں گے؟ ان سے کہو اچھا اگر وہ سمجھتے ہیں کہ مذہب دنیا میں فساد لایا تو آپ بتائیں آپ کو کتنا عرصہ درکار ہے۔ دس سال کے عرصے میں دکھا دیں کہ بغیر مذہب کے دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ کچھ نہ کچھ ٹارگٹ تو ان کو بھی دینا چاہئے۔ تم جو اعتراض کرتے ہو تو ہم تم سے سوال کرتے ہیں کہ تم ہی ہمیں بتاؤ کہ دنیا کے سارے مذہب ختم ہو جاتے ہیں تو تم کتنے عرصے میں دنیا کو ریفارم کر دو گے کہ ساری برائیاں دنیا کی دُور ہو جائیں گی۔

سوال: امریکہ، یوکے اور یورپ کے ممالک کے چارٹرز مذہب کے نام پر نہیں بنے جبکہ سعودی عرب میں اس کے برعکس ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ٹھیک ہے مذہب کے نام پر نہیں بنے تو کیا ان کے ہاں قتل نہیں ہوتے؟ یا کیا چوریاں نہیں ہوتیں؟ یا ان کے ہاں ڈاکو نہیں ہوتے؟ آجکل تو مذہب کے نام پر کچھ نہیں ہو رہا۔ یہ Economic Crisis جب سے 2008ء سے آیا ہے دیکھ لو کرائم بڑھ گئے ہیں تو کیا یہاں یوکے میں وہ مذہب کے نام پر بڑھے ہیں؟ اب ہر روز خبر ہوتی ہے کسی نے قتل کر دیا، کسی نے کوئی stab کر دیا، لڑکیوں کو abuse کیا گیا، بچوں کو غلط طور پر abuse کیا گیا۔ تو یہ سارے کام مذہب کے نام پر تو نہیں ہو رہے۔ اب ساری انفارمیشن اگر تمہارے پاس ہو، data ہو تو دیکھو کہ 2nd World War جو 1939ء میں ہوئی ہے وہ economic crisis کی وجہ سے ہوئی۔ اور جو اس سے پہلے ہوئی اس کے علاوہ اور چھوٹی چھوٹی وجوہات کہ جو شہزادوں کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھیں ایک وجہ economic crisis بھی تھی۔ اب بھی economic crisis جب سے آیا ہے کرپشن بڑھی ہے۔ مذہب کا نام کوئی بیشک استعمال کر دے لیکن مذہب کی تعلیم پر عمل کون کر رہا ہے؟ یہ کہہ دینا کہ میں عیسائی ہوں یا میں خدا کو مانتا ہوں اور خدا کی بات نہ ماننا یہ تو مذہب نہیں ہے۔ ان سے پوچھو کہ تم کہتے ہو کہ مذہب کے نام پر فساد ہو رہا ہے تو اگر مذہب دنیا سے ختم ہو جائیں تو تم بتاؤ کہ دنیا کو فرشتہ بنانے میں تمہیں کتنا عرصہ چاہئے؟ یہ لوگ باتیں ہی کرتے ہیں، گپیں مارتے ہیں۔ ان کے پاس ہے کچھ بھی نہیں۔

سوال: حضور جب آزادی اظہار پر بحث اٹھتی ہے اور سوال اٹھائے جاتے ہیں تو لوگ سمجھتے ہیں کہ جمہوریت پر حملہ ہو رہا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ آزادیٔ اظہار کی حدود میں رہتے ہوئے (دینی) نقطہ نظر سے جمہوریت کی کیا حدود ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(دین حق) کہتا ہے آزادی اظہار کرو لیکن اس کے لئے تمہاری کچھ حدود ہیں۔ اب تم اپنی آزادی سے اگر کسی کی آزادی کو متاثر کر رہے ہو۔ تم اپنی سوٹی ہلا رہے ہو تو ہلاؤ کہ تم بڑے آزاد ہو۔ کھلی فضا ہے لیکن سامنے سے کوئی اور شخص آ گیا اور اس کی ناک پہ تمہاری سوٹی لگ جائے تو وہ تم کو کورٹ میں لے جائے گا اور تمہاری آزادی ختم ہو جائے گی۔ آزادی کی بھی کچھ حدود ہوتی ہیں جن کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ باقی جمہوریت کی جو رائے ہے اللہ تعالیٰ نے تو قرآن شریف میں فرمایا ہے آپس میں مشورہ کرو۔ شوریٰ کرو اور لوگوں کی رائے لو۔ اگر یہ تمہارا ایمان ہے اور تمہارے اندر صحیح دینی نظام قائم ہے، خلافت قائم ہے تو گو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ایک discretionary power اس نے نبی کو یا خلیفہ کو دی ہے لیکن اس کے باوجود یہ ہے کہ رائے لو، مشورہ لو اور اگر بعض حالات کا لوگوں کو پتا نہیں ہوتا تو ان کو بتا کے پھر ان کی رائے بھی لی جاتی ہے۔ لوگوں کی رائے بدل بھی جاتی ہے۔ مشورے کا تو حکم ہے۔ اور پھر ہر level پہ، چھوٹی سطح پہ تمہارے مشورے ہی ہوتے ہیں۔ عہدیدار جو مقرر کئے جاتے ہیں۔ شوریٰ ہوتی ہے۔ ہمارے نظام میں مثلاً شوریٰ کا نظام ہے۔ تربیت کیلئے ہم پروگرام بناتے ہیں تو مشورے سے بناتے ہیں۔ بجٹ ہے۔ چندہ جماعتوں سے آتا ہے۔ بجٹ بنایا جاتا ہے۔ یہ بجٹ بن گیا اس کو کس طرح اور کہاں خرچ کرنا ہے۔ ہر ملک میں جو پانچ چھ سو نمائندے ہوتے ہیں وہ اپنے اپنے ملک میں شوریٰ کیلئے بیٹھتے ہیں، discuss کرتے ہیں۔ (دعوت الی اللہ) کیلئے کتنا خرچ کرنا ہے۔ تربیت کے لئے کتنا خرچ کرنا ہے۔ میڈیا کے لئے کتنا خرچ کرنا ہے۔ لٹریچر کی اشاعت کے لئے کتنا خرچ کرنا ہے۔ یہ مشورے ہی ہیں۔ یہی جمہوریت ہے۔ کسی شاعر نے کہا تھا کہ جمہوریت وہ طرزِ حکومت ہے جس میں بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے۔ بس وہ گن لیتے ہیں ون ٹو تھری فور فائیو۔ یہ نہیں دیکھتے عقل کی بات بھی کوئی کی ہے کہ نہیں۔ تو ضروری نہیں ہے کہ ہر جمہوریت پسند جو ہے وہ عقل کی بات کرنے والا بھی ہو۔ میں نے تو کئی دفعہ یہ دیکھا ہے ایک معمولی سی بات ہوتی ہے ان کے بڑے بڑے سیاستدانوں کو بتاؤ تو وہ کہتے ہیں یہ بات تو بڑی عقل کی ہے حالانکہ کوئی معمولی بات ہوتی ہے۔ کوئی ایسی خاص عقل کی بات نہیں ہوتی۔ عقلیں ان کی ایسی ہی ہیں۔ تم لوگ سمجھتے ہو کہ یہاں کے جو politicians ہیں کسی نے Oxford سے پڑھ لیا، Cambridge سے پڑھ لیا تو بڑا سیاستدان ہو گیا یا Harvard سے پڑھ لیا تو اس میں پتا نہیں کتنی عقل آ گئی۔ کچھ بھی نہیں آتی۔ عقل اللہ تعالیٰ سے آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے نور فراست مانگنا چاہئے۔ اس لئے بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ ہم بڑی عقل کی بات کر رہے ہیں۔

عقل خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو۔

سوال: جو لوگ ہم جنس پرست ہیں آخر ان کی تباہی ہو جائے گی لیکن زیادہ تر میں نے دیکھا ہے، مثلاً سکول میں دو تین لوگوں سے ملا ہوں جو کہتے ہیں کہ وہ ہم جنس پرست ہیں مگر معاشرے میں وہ جان بوجھ کے اللہ کی گستاخی یا نافرمانی نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن جو بھی کرتے ہیں بس غفلت سے کرتے ہیں چونکہ اس چرچ کو دیکھتے ہیں جہاں paedophile ہوتے ہیں اور جہاں کرپشن ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دیکھیں ایک ہے عقل سے کام ہی نہ لینا۔ کچھ انفرادی حالات ہیں۔ مگر جب ظلم بڑھ جاتے ہیں اور قومیں ان میں involve ہو جاتی ہیں تب تباہیاں آتی ہیں۔ کسی انفرادی شخص کی برائیاں جو ہیں ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اتنی تباہیاں نہیں لایا کرتا۔ اس کو سزا دے گا تو اگلے جہان میں دے گا۔ ہاں ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ کی گستاخی جان بوجھ کے نہیں

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عبدالباسط مومن صاحب زعیم انصاراللہ دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ماھدہ خالد بنت مکرم خواجہ خالد سمیع صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے مورخہ 10 جون 2015ء کو بعد از نماز مغرب حلقہ دارالیمن وسطی سلام میں اس کی آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں خاکسار نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ اسے یسرنا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی سعادت محترمہ شاہدہ مومن صاحبہ سیکرٹری تربیت نومبائعات دارالیمن غربی سعادت کو حاصل ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور ہمیشہ قرآن کریم پڑھانے کی توفیق حاصل ہوتی رہے۔ آمین

سانحہ ارتحال

محترمہ عطیۃ الحئی صاحبہ اہلیہ مکرم احمد مستنصر قمر صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری والدہ مکرمہ مصورہ وسیم صاحبہ (مودی) اہلیہ مکرم شیخ محمد وسیم صاحب آف قدوس کریانہ سٹور ربوہ حال جرمنی مورخہ 23 جون 2015ء کو بقضائے الٰہی جرمنی کے ایک ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم مولوی نذر احمد خان صاحب مرحوم سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ گزشتہ کئی سال سے جگر کے عارضے میں مبتلا تھیں۔ نیک، عبادت گزار، اللہ پر توکل کرنے والی اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی خاتون تھیں۔ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنے والی اور کبھی کوئی ناشکری کا کلمہ اپنے منہ سے نہ نکالنے والی راضی برضا طبیعت کی مالک تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ جرمنی کے شہر کولون کی بیت النصر میں بعد نمازِ مغرب نماز جنازہ ادا کی گئی۔ مرحومہ کا جسدِ خاکی 26 جون کو ربوہ پہنچا اور بعد نمازِ جمعہ بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 6 بیٹیاں، 2 بیٹے، 3 پوتے، 2 پوتیاں، 6 نواسیاں اور 5 نواسے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار تمام احباب و خواتین کی ممنون ہے جنہوں نے اس نازک گھڑی میں خود تشریف لاکر یا بذریعہ فون تعزیت کی اور ہم سب کی ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

مورچری کی سہولت

احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری یعنی میت کو سردخانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/ صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ www.foh- rabwah.org

047-6213909,6213970,6211373

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ملازمت کے مواقع

فنانس ڈویژن کو پروجیکٹ ایڈمنسٹریشن آف سینٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگ کے لئے ڈائریکٹرز (سافٹ ویئر ایپلیکیشن / نیٹ ورکس/ سسٹمز)، ڈپٹی ڈائریکٹرز (ایپلیکیشن/ ڈیٹا بیس/ آئی ٹی)، سینئر آئی ایس آڈیٹر، کوالٹی اشورنس آفیسر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر ز (ڈیٹا بیس / ہارڈ ویئر/ آئی ٹی)، آئی ایس آڈیٹر، ڈپٹی اسسٹنٹ ڈائریکٹرز (سسٹمز/ نیٹ ورکس / ڈیٹا بیس / ہارڈ ویئر)، ٹیکنیکل اسسٹنٹ، انونٹری اسسٹنٹ، اسسٹنٹ ٹریننگز اور ڈیٹا انٹری آپریٹرز کی آسامیوں پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات و درخواست فارم حاصل کرنے کے لئے وزٹ کریں:

www.nts.org.pk

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو آفیسر گریڈ 1 (OG-1) کی آسامیوں پر تقرری کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

وفاقی محتسب (اومبڈزمین) سیکرٹریٹ کو کیئر ٹیکر، اسسٹنٹ، ٹیلی فون آپریٹر، ٹیلی فون ٹیکنیشن اور ریسپشنسٹ کی خالی آسامیوں کے لئے بذریعہ NTS درخواستیں مطلوب ہیں۔

انٹرلوپ لمیٹڈ کو مینجمنٹ ٹرینی آفیسرز پروگرام 2015 کے لئے ماسٹرز اور بیچلرز ڈگری ہولڈرز (فریش) سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نیشنل یونیورسٹی آف کمپیوٹر اینڈ ایمرجنگ سائنس (FAST) کو سسٹم آفیسر، نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر اور لیب اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔

قرشی فاؤنڈیشن ٹرسٹ کو انچارج طبیب، اسسٹنٹ طبیب اور ڈسپنسر کی خالی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

شریف فیڈ ملز پرائیویٹ لمیٹڈ کو ایریا سیلز مینیجر، ایگزیکٹو سیلز آفیسر اور سیلز آفیسر کی ضرورت ہے۔

JWD شوگر ملز لمیٹڈ کو جونیئر ایگزیکٹو اور ڈاکومینٹیشن اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔

ٹیکنیکل ٹریننگ کے مواقع

PSDF پاکستان انڈسٹریل ٹیکنیکل اسسٹنس سنٹر (PITAC) کے تعاون سے ضلع لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ اور نارووال کے نوجوانوں کے لئے ملنگ مشین آپریٹرز (خراد مشین آپریٹر)، ویلڈر اور PLC پروگرامنگ کے 3 ماہ کے سرٹیفکیٹ کورسس کا آغاز کر رہا ہے۔ فنی تربیت کے ساتھ ساتھ وظیفہ اور ماسوائے لاہور سے تعلق رکھنے والے افراد کے، باقی احباب کو چند مخصوص کورسز میں داخلہ کی صورت میں رہائش بھی فراہم کی جائے گی۔ تفصیلات کے لئے رابطہ کریں:

042-99230701-35062926

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کے لئے 23 اگست 2015ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت و تجارت ربوہ)

بقیہ از صفحہ 6: حضور انور کے ساتھ نشست

کرتے۔ اگر نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ میں کسی قوم کو بھی سزا نہیں دیتا جب تک نبی نہیں بھیجتا۔ جب تک میرا پیغام نہیں چلا جاتا۔ اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا۔ اگر ان کو پتا ہی نہیں کسی بات کا تو اس پہ اس دنیا میں تو سزا نہیں ہے۔ ہاں اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ نے جو معیار رکھے ہیں ان کے مطابق اللہ تعالیٰ کسی کو سزا دیتا ہے یا بخشتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں۔ بعض باتیں جو ہمیں نہیں پتا، کسی کی انفرادی باتیں ہیں تو اس سے کیا معاملہ کرنا ہے وہ اللہ کا کام ہے۔ جس کو کچھ پتا ہی نہیں اس کے بارے میں تو میں کوئی فتویٰ نہیں دے سکتا۔ اگر پتا بھی ہو تب بھی ہم فتویٰ نہیں دے سکتے کہ اس کو سزا ملے گی۔ ہاں جب ظلم بڑھ جاتا ہے اور قومی ظلم بن جاتا ہے، ساری قوم اس میں شامل ہو جاتی ہے تب پھر سزائیں بھی آتی ہیں، پھر عذاب بھی آتے ہیں۔ اور کب آنے ہیں؟ یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ بعض دفعہ آفتیں آ بھی رہی ہوتی ہیں لیکن لوگ realise ہی نہیں کرتے۔ پاکستان میں اتنا کچھ ہو رہا ہے لیکن ان کو نہیں سمجھ آتی کہ کیوں ہو رہا ہے۔ economically بالکل ختم ہو گئے ہیں، آسمانی آفتیں ان پہ آ رہی ہیں۔ زلزلے بھی آئے، سیلاب بھی آئے۔ خود ان کے اپنے مولوی کہتے ہیں کہ یہ جو کچھ سیلاب اور زلزلے آ رہے ہیں یہ معمولی چیزیں نہیں ہیں یہ کوئی عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ کا ہم پہ آ رہا ہے۔ لیکن نتیجہ کیا نکالتے ہیں؟ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم چونکہ خدا تعالیٰ کو بھول رہے ہیں اس لئے عذاب آ رہے ہیں۔ لیکن جب کہو کہ تم مسیح موعود کو نہیں مانتے یا زمانے کے امام کو نہیں مانتے تو کہتے ہیں نہیں نہیں یہ وجہ نہیں۔ خود کہتے ہیں، سب کچھ مانتے ہیں اخباروں میں آیا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب ہیں جو ہم پہ آ رہے ہیں۔ جب قومیں بگڑتی ہیں تو ان کے ساتھ ایسا ہوتا ہے۔ یہ جو انفرادی طور پر برائیاں ہیں ان کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ طلباء جامعہ احمدیہ یوکے کی یہ بابرکت کلاس تقریباً ایک گھنٹہ 40 منٹ جاری رہی۔ کلاس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد پروگرام کے مطابق حضوانور ڈائننگ ہال میں تشریف لے گئے جہاں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ و دیگر سٹاف ممبرز اور طلباء کو اپنے پیارے آقا کی معیت میں کھانا کھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ کھانے کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت و محبت بعض اساتذہ اور طلباء سے گفتگو فرماتے رہے جس سے سب کی دلجوئی کے سامان ہوتے رہے۔ حضور انور نے شاہد کلاس کے طلباء سے ان کے امتحانات اور نتائج کے حوالہ سے بھی گفتگو فرمائی۔ ظہرانہ کے اختتام پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ازراہ شفقت مکرم سعد محمود باجوہ صاحب استاذ جامعہ احمدیہ کے گھر معائنہ کے لئے تشریف لے گئے جہاں construction کا کچھ کام ہو رہا تھا۔ اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں واقع رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ اس دوران ہلکی اور بعض دفعہ قدرے تیز بارش بھی ہوتی رہی لیکن اس کے باوجود جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء نہایت متانت اور خوشی و بشاشت کے ساتھ باہر کھڑے حضور انور کا انتظار کرتے رہے۔ حضور انور کے باہر تشریف لانے پر تمام اساتذہ اور طلباء نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے آقا کو الوداع کہا۔ جامعہ احمدیہ کے احاطہ سے چند میل کے فاصلہ پر مکرم راجہ برہان احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ کی رہائش ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن واپس آتے ہوئے ازراہ شفقت ان کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ جہاں حضور انور نے چند منٹ قیام فرمایا اور پھر واپس بیت فضل لندن تشریف لے آئے۔

☆......☆......☆......☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار
الفضل جیولرز ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

ٹھٹھہ۔عروج وزوال کی کہانی

حیدرآباد دکن کے ایک دانشور کا کہنا ہے: ’’ننگر ٹھٹھہ ہیرے جیسا خوبصورت شہر ہے۔اس میں دھان کی سبز فصلیں ہیں۔اس میں کشادہ باغ، ہرن اور خوبصورت جنگل ہیں‘‘۔ٹھٹھہ کے باغات مشہور تھے،جن میں طرح طرح کے پھل ہوتے تھے خاص طور پر کھجور اور انار اپنے رنگ اور شیرینی کی وجہ سے مشہور تھے۔

’’تاریخ طاہری‘‘ کے مصنف میر طاہر محمد تحریر کرتے ہیں ’’ٹھٹھہ کی بنیاد کسی اچھی ساعت میں پڑی تھی۔اس شہر میں چار ہزار سے زائد خاندان کپڑے بُننے والے ’کوریوں‘ کے تھے۔تھیوناٹ یہاں 1667ء میں آیا تھا۔وہ لکھتا ہے ’’یہ صوبے کا مشہور شہر ہے، سارے ہندوستان کے اکثر بیوپاری یہاں بننے والی مختلف اشیاء خریدتے ہیں۔ یہ ملک کی مارکیٹ ہے، یہ شہر تین میل لمبائی اور ڈیڑھ میل چوڑائی میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ شہر مذہبیات، علم لغت اور علم سیاست کے لئے مشہور ہے۔شہر میں چار سو سے زائد مدرسے ہیں۔

’’آئینِ اکبری‘‘ کے مطابق ’’ٹھٹھہ ایک آباد بندرگاہ ہے، جہاں چھوٹی بڑی ہزاروں کشتیاں کھڑی رہتی ہیں‘‘۔اگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو ٹھٹھہ کی تاریخ بھول بھلیوں کی طرح ہے۔یہاں کالج تھے، مصنف تھے،شاعر تھے،موسیقار اور سنگ تراش تھے، جن کے علم وتخلیقات ،لفظوں کی رنگینی اور شیرینی، تراش وخراش اور مثبت کارناموں نے ٹھٹھہ کو ’ننگر‘ (بڑا، وسیع، شاہکار، تونگر) کا اعزاز دے کر ’’ننگر ٹھٹھہ‘‘ بنادیا۔خوبصورت اور صدیوں کے سینوں پر حکومت کرنے کے لئے ایک ایسا شہر جہاں عالم، اکابر اور علم کے پیاسے کھنچے چلے آتے۔

ٹھٹھہ کی یہ ساری خوبصورتیاں اور عظمتیں اب فقط تاریخ کے صفحات پر حرفوں کی شکل میں رہ گئی ہیں۔اب تیز دھوپ میں باغات کی ٹھنڈی چھاؤں کے سائے، چشموں کے ٹھنڈے پانی کی شیرینی، پھلوں کے ذائقے، پھولوں کے رنگ، مدارس میں معلموں کے لیکچر، کپڑے بننے والی کھڈیوں کا ردھم اب فقط تاریخ کی تحریروں میں ہی پڑھا جاسکتا ہے۔ موجودہ ٹھٹھہ گزرے ہوئے زمانے کے بالکل برعکس ہے۔ٹوٹے راستے، ذہن کا سکون چھیننے والا گاڑیوں کا شور اور دھواں، گنجان، دماغ چکرا دینے والی گلیاں اور بازار، مدارس ہیں۔ٹھٹھہ کے اس کمال اور زوال کے بیچ والے عرصے کی کہانی سننے اور پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے، تفصیل سے نہ سہی مختصر ہی سہی، لیکن اس میں سوچنے اور سمجھنے کے لئے بہت کچھ ہے۔

600 سال تک اپنے عروج کو برقرار رکھنے والے ٹھٹھہ کی پرتگالیوں سے پہلی اور خونی ملاقات 1555ء میں ہوئی۔ پرتگالیوں سے کیا گیا وعدہ مرزا عیسیٰ نے پورا نہیں کیا، بدلے میں سات سو سپاہیوں کے غصہ کا نشانہ بنا ٹھٹھہ۔ 8 ہزار شہریوں کو قتل کر دیا گیا،شہر کو آگ لگادی گئی اور کروڑوں کی لوٹ مار کی گئی۔ یہ ساری کاروائی انہوں نے بڑے سکون سے کی اور ملکیت سے اپنے جہاز بھر کر ’’گوا (ہندوستان) روانہ ہوگئے اور وقت کے حاکم ’’طغرل آباد‘‘ کے قلعے کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھ کر جلتے ہوئے شہر کے دھوئیں کو دیکھ رہے تھے۔1696ء میں ملک میں طاعون کی وباء پھیلی۔فقط ٹھٹھہ اور اس کے قرب و جوار میں ہزاروں لوگ مرے۔ 1739ء میں ’’نادرشاہ‘‘ جس کی فوج کی تعداد لاکھوں میں تھی، اس نے پندرہ دن تک ٹھٹھہ میں میاں نور محمد کی دعوت کھائی۔ اس وقت کے درباری مؤرخوں نے لکھا ’’پھر بھی اناج کی کمی نہیں ہوئی‘‘۔

ٹھٹھہ کے محلے اور گلیاں، وہ مساجد وہ مدارس جہاں مذہب اور فلسفوں پر بحث و مباحثے ہوتے تھے، جہاں شریعت وطریقت پر سینکڑوں کتابیں تحریر ہوئیں، وہاں اب ویرانی اور خاموشی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ادب ،تخلیق اور زندگی کی مسکراہٹوں کے دیپ کب کے بجھ چکے۔حال کی بے قدری پر ماتم کرتی ہوئی شہر کے بیچوں بیچ ایک مسجد، مسجد امیر خانی بھی ہے۔ویران ، خاموش ، اور خستہ حال یہ مسجد 1039ء میں میر ابوالبقاء نے تعمیر کروائی تھی۔ان گلیوں سے گزر کر آپ تھوڑا آگے جنوب کی طرف جائیں گے تو جامع مسجد شاہجہانی ہے۔ایرانی فن تعمیر کا ایک نادر نمونہ، انیٹوں اور رنگوں کے ملاپ کا ایک سحر انگیز مظہر ہے۔

(روزنامہ دنیا 24۔جون 2015ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔اگست

طلوع فجر	4:15
طلوع آفتاب	5:39
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:40

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

28۔اگست 2015ء

6:15 am	حضورانور کا دورہ بھارت
7:55 am	پشتو مذاکرہ
8:40 am	ترجمۃ القرآن کلاس
11:40 am	جلسہ سالانہ یوکے 2015ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
1:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21۔اگست 2015ء
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:40 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2015ء پہلے دن کی کارروائی بمعہ پرچم کشائی کی تقریب
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28۔اگست 2015ء
	World News

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
اتھوال فیبرکس
لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-3354914

خوشخبری۔ گرمیوں کی تمام ورائٹی پر 20% ڈسکاؤنٹ
شہزاد گارمنٹس
تمام سکول وکالج کے یونیفارم دستیاب ہیں
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 6212039

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون 047-6211510
0344-7801578

فیصل کراکری اینڈ الیکٹرونکس
واشنگ مشین، روم کولر، پنکھے، چارجنگ فین اور سولر پلیٹ نہایت مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں
ریلوے روڈ ربوہ 0323-9070236

کریسنٹ فیبرکس
سلے سلائے سوٹ۔ کراچی کی فینسی بوتیک۔ اور فینسی سوٹ کا مرکز نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: ولید احمد ظفر ولد مرتضیٰ احمد
0333-1693801

مہنگائی کی بیماری سے نجات پائیں۔ لبرٹی کی سیل سے فائدہ اٹھائیں
سیل۔ سیل۔ سیل
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ ربوہ 0092-476213312

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
با اخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

FR-10

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروفِ عمل
100% معیاری رزلٹ
☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR، آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانیکی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کروا کے دیئے جاتے ہیں۔ آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔
☆ تمام وزٹنگ کنسٹینٹ کے تجویز کردہ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔
☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔
☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت
☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آسکتے ہوں اُن کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
PH: 0476215955
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

ACS Now Delivering the Best
Asian Courier Service
International Courier & Cargo Service
برطانیہ، جرمنی، امریکہ، کینیڈا اور دیگر ممالک پر خصوصی پیکج
☆ لاہور، فیصل آباد، سرگودھا، واہ کینٹ اور پورے پاکستان سے سامان پیک کرنے کی سہولت موجود ہے۔
☆ جلسے اور عیدین کے مواقع پر خصوصی پیکجز ☆ سامان کا تحفظ ہماری ذمہ داری
URGENT DELIVERY
Door To Door Service
Time Definite Delivery, 1 Week Delivery All Around the World
051-2362699, 0333-5376761
Shop# 4-5, Basement of Bakeman plaza, Adan Market, G-11/2 Islamabad
E-mail:farhan3000@hotmail.com website: www.acsnow.co.uk